

# حدیث غزوة الہند

## تحقیق و تطبیق

اختر امام عادل قاسمی

بانی و مہتمم جامعہ ربانی منوروا شریف بہار

شائع کردہ

جامعہ ربانی منوروا شریف سمستی پور بہار الہند

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ

نام کتاب:

حدیث غزوة الہند تحقیق و تطبیق

مصنف:

مفتی اختر امام عادل قاسمی بانی و مہتمم جامعہ ربانی منوروا

شریف سمستی پور بہار

صفحات:

سن اشاعت:

۱۴۴۱ھ / ۲۰۲۰ء

ناشر:

جامعہ ربانی منوروا شریف، پوسٹ، سوہما، وایا: بھتان، ضلع

سمستی پور بہار، انڈیا، 848207، رابطہ نمبر:

9473136822 - 9934082422

ملنے کے پتے

☆ مفتی ظفیر الدین اکیڈمی، جامعہ ربانی منوروا شریف، پوسٹ سوہما، وایا: بھتان، ضلع

سمستی پور، بہار انڈیا، انڈیا، 848207، رابطہ نمبر: 9934082422 -

9473136822

☆ مکتبہ الامام، سی 212، شاہین باغ، ابوالفضل پارٹ 2، اوکھلا، جامعہ نگر، نئی دہلی

110025،

## مندرجات کتاب

صفحہ	مضامین	سلسلہ
۵	غزوة الہند کی اہمیت و فضیلت	۱
۶	غزوة الہند کی روایات پر ایک نظر	۲
۱۴	غزوة الہند سے کون سی جنگ مراد ہے؟	۳
۱۴	پیشین گوئی کا پس منظر	۴
۱۴	غزوة الہند کے اسباب عہد فاروقی سے شروع ہوئے	۵
۱۵	ہندستان پر حملوں کا آغاز عہد فاروقی میں	۶
۱۵	سندھ پر پہلا حملہ	۷
۱۵	عہد عثمانی میں ہندوستان پر فوج کشی اور فتوحات	۸
۱۸	عہد امیر معاویہؓ میں بڑی جنگی کاروائی - اسلامی فوج درہ خیبر میں داخل	۹
۲۰	حجاج بن یوسف کا ہندستان کے خلاف فیصلہ کن جنگ کا اعلان۔۔۔۔۔	۱۰
۲۱	ہندستان کی کمان سالار اعظم محمد بن قاسمؓ کے سپرد اور فوجی کاروائی کا آغاز	۱۱
۲۲	محمد بن قاسم کی شاندار جنگی مہمات، سرزمین ہند پر پہلا خطبہ جمعہ	۱۲
۲۳	محمد بن قاسمؓ کا فتح ہند کے بعد چین میں داخلہ کا عزم - داستان ناتمام	۱۳
۲۳	اسلامی تاریخ کا المیہ	۱۴
۲۴	محمد بن قاسمؓ کی ہندی مفتوحات (غزوة السند) کے حدود	۱۵
۲۵	محمد بن قاسمؓ کی فوج میں علماء اور اولیاء اللہ کی جمعیت	۱۶
۲۶	سلطان محمود غزنویؒ کا فیصلہ کن معرکہ - غزوة الہند کی تکمیل	۱۷

صفحات	مضامین	سلسلہ
۲۷	فتح سومنات	۱۸
۲۸	سلطان محمود غزنویؒ نے ہندستان کو زیر نگین کیا	۱۹
۲۹	علماء اور اہل تاریخ کی شہادتیں	۲۰
۳۲	متاخر جنگیں پیشین گوئی کا محمل نہیں	۲۱
۳۲	آمد حضرت عیسیٰؑ سے غزوۃ الہند کے زمانی ارتباط کا شبہ	۲۲
۳۳	فتح قسطنطنیہ کی نظیر	۲۳
۳۵	خروج دجال کے وقت عالمگیر جنگ ہوگی، غزوۃ الہند نہیں	۲۴

حضرت رسول اکرم ﷺ نے اپنے بعد جن بڑے واقعات کی پیشین گوئی فرمائی، ان میں ایک اہم ترین واقعہ "غزوة الہند" ہے، حدیث کی متعدد کتابوں میں اور متعدد صحابہ سے یہ روایت منقول ہوئی ہے، اس حدیث میں ایک ایسی جنگ کی خبر دی گئی ہے، جو ہندوستان کے خلاف مسلمانوں کی ایک جماعت لڑے گی، اسے فتح کرے گی، طاغوتی طاقتوں کا استیصال کرے گی، اور وہاں اسلام کا پرچم لہرائے گی۔

### غزوة الہند کی اہمیت و فضیلت

اس جنگ میں شرکت کے فضائل بیان کئے گئے ہیں، اس میں شہید ہونے والوں کو افضل الشهداء کا خطاب دیا گیا ہے، اس غزوة کی اہمیت کا اندازہ اس سے ہوتا ہے کہ خود اس روایت کے راوی حضرت ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اس غزوة میں اپنی شرکت کی تمنا ظاہر کی (جیسا کہ روایات آرہی ہیں)، اسی طرح جب محدث شام حضرت امام ابراہیم بن محمد ابواسحق فزاریؒ (م ۱۸۸ھ / ) نے یہ حدیث سنی تو حضرت ابن داؤد سے اپنی اس خواہش کا اظہار ان لفظوں میں کیا:

زَادَ الْمُقْرِيُّ فِي رِوَايَتِهِ ثُمَّ قَالَ مُسَدَّدٌ سَمِعْتُ ابْنَ دَاوُدَ يَقُولُ قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ الْفَزَارِيُّ : وَدِدْتُ أَنِّي شَهِدْتُ بَارِبِدَ بِكُلِّ غَزْوَةٍ غَزَوْتَهَا فِي بِلَادِ الرُّومِ<sup>1</sup>  
ترجمہ: کاش کہ رومیوں کے خلاف میری تمام تر جنگوں کے بجائے ہندوستان کے

<sup>1</sup> - السنن الكبرى وفي ذيله الجوهر النقي ج ۹ ص ۱۷۶ حدیث نمبر: 19070 المؤلف : أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي مؤلف الجوهر النقي: علاء الدين علي بن عثمان المارديني الشهير بابن التركماني الخقق: الناشر: مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند ببلدة حيدر آباد الطبعة: الطبعة: الأولى - 1344 هـ - عدد الأجزاء: 10

خلاف اس جنگ میں شرکت کا مجھے موقع مل جاتا"

## غزوة الہند کی روایات پر ایک نظر

مناسب ہے کہ پہلے اس موضوع کی تمام روایات پر ایک نظر ڈال لیں، یہ حدیث دو صحابہ حضرت ثوبانؓ اور حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے۔

(۱) ان میں سند کے لحاظ سے صحیح ترین روایت حضرت ثوبانؓ کی ہے جو حضرت رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے، وہ روایت کرتے ہیں کہ:

أخبرني محمد بن عبد الله بن عبد الرحيم قال حدثنا أسد بن موسى قال حدثنا بقية قال حدثني أبو بكر الزبيدي عن أخيه محمد بن الوليد عن لقمان بن عامر عن عبد الأعلى بن عدي البهراني عن ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه و سلم قال قال رسول الله صلى الله عليه و سلم : عصاباتان من أمتي أحرزهما الله من النار عصابة تغزو الهند وعصابة تكون مع عيسى بن مريم عليهما السلام قال الشيخ الألباني : صحيح<sup>2</sup>

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ میری امت میں دو جماعتیں ایسی ہیں جن کو اللہ نے جہنم کی آگ سے محفوظ کر دیا ہے: ۱- ایک جماعت وہ ہے جو ہندوستان پر حملہ آور ہوگی، ۲- اور دوسری جماعت وہ ہے جو حضرت عیسیٰ بن مریم کے ساتھ ہوگی"

سنن نسائی کے علاوہ اس حدیث کو امام نسائی نے اپنی سنن کبریٰ میں بھی، نیز امام احمد بن حنبلؓ نے اپنی مسند میں، امام بیہقیؒ نے اپنی سنن کبریٰ میں، امام طبرانیؒ نے معجم اوسط

<sup>2</sup> - المجتبى من السنن ج 6 ص 42 حدیث نمبر 3173 المؤلف : أحمد بن شعيب أبو عبد الرحمن النسائي الناشر : مكتب المطبوعات الإسلامية - حلب الطبعة الثانية ، 1406 - 1986 تحقيق : عبدالفتاح أبو غدة عدد الأجزاء : 8 الأحاديث مذيلة بأحكام الألباني عليها

، اور مسند الشاميين میں ، دیلمی<sup>۲</sup> نے مسند فردوس میں ، ابن حجر<sup>۲</sup> نے اطراف المسند میں ، سیوطی نے جامع الاحادیث ، اور جمع الجوامع یا الجامع الکبیر میں ، ابن اثیر<sup>۲</sup> نے جامع الاصول میں ، اور امام بخاری<sup>۲</sup> نے تاریخ کبیر میں نقل کیا ہے<sup>۳</sup>۔

<sup>۳</sup> - السنن الكبرى وفي ذيله الجوهر النقي ج ۹ ص ۱۷۶ حدیث نمبر : 19070 المؤلف : أبو بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي مؤلف الجوهر النقي: علاء الدين علي بن عثمان المارديني الشهير بابن التركماني المحقق: الناشر : مجلس دائرة المعارف النظامية الكائنة في الهند ببلدة حيدر آباد الطبعة : الطبعة : الأولى — 1344 هـ — عدد الأجزاء : 10

\* [ السنن الكبرى - النسائي ] الكتاب : سنن النسائي الكبرى ج 3 ص 28 حدیث نمبر : 4384 المؤلف : أحمد بن شعيب أبو عبد الرحمن النسائي الناشر : دار الكتب العلمية - بيروت الطبعة الأولى ، 1411 - 1991 تحقيق : د. عبد الغفار سليمان البنداري ، سيد كسروي حسن عدد الأجزاء : 6 \* مسند الإمام أحمد بن حنبل المؤلف : أحمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني الناشر : مؤسسة قرطبة - القاهرة عدد الأجزاء : 6 الأحاديث مذيلة بأحكام شعيب الأرنؤوط عليها \* المعجم الأوسط ج 7 ص 23 حدیث نمبر : 6741 المؤلف : أبو القاسم سليمان بن أحمد الطبراني الناشر : دار الحرمين - القاهرة ، 1415 تحقيق : طارق بن عوض الله بن محمد ، عبد المحسن بن إبراهيم الحسيني عدد الأجزاء : 10 \* مسند الشاميين ج 3 ص 90 المؤلف : سليمان بن أحمد بن أبوب أبو القاسم الطبراني الناشر : مؤسسة الرسالة - بيروت الطبعة الأولى ، 1405 - 1984 تحقيق : حمدي بن عبد المجيد السلفي عدد الأجزاء : 4 مع الكتاب : أحكام المحقق علي بعض الأحاديث \* مسند الفردوس ج 1 ص 276 حدیث نمبر : 4124 \* إطفاف المسند المعتملي بأطراف المسند الحنبلي ج 1 ص 663 حدیث نمبر : 1337 المؤلف : أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى : 852 هـ) الناشر : [دار ابن كثير، دار الكلم الطيب] - [دمشق - بيروت] عدد المجلدات : 9 مصدر الكتاب : موقع جامع الحديث النبوي \* جامع الأحاديث ج 14 ص 212 حدیث نمبر : 14138 المؤلف : جلال الدين السيوطي \* جامع الأصول في أحاديث الرسول ج 9 ص 202 حدیث نمبر : 6771 المؤلف : مجد الدين أبو السعادات المبارك بن محمد الحوري ابن الأثير (المتوفى : 606 هـ) تحقيق : عبد القادر الأرنؤوط الناشر : مكتبة الحلواني - مطبعة الملاح - مكتبة دار البيان الطبعة : الأولى \* جمع الجوامع أو الجامع الكبير للسيوطي ج 1 ص 14413 \* البخاري في التاريخ الكبير (ج 6 ص 72

یہ روایت محدثین کے اصول پر صحیح ترین روایت ہے۔

(۲) دوسری روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے، وہ روایت کرتے ہیں کہ:

أخبرنا أحمد بن عثمان بن حكيم قال حدثنا زكريا بن عدي قال حدثنا عبيد الله بن عمرو عن زيد بن أبي أنيسة عن سيار ح قال وأبانا هشيم عن سيار عن جبر بن عبيدة وقال عبيد الله عن جبر عن أبي هريرة قال : وعدنا رسول الله صلى الله عليه و سلم غزوة الهند فإن أدركتها أنفق فيها نفسي ومالي فإن أقتل كنت من أفضل الشهداء وإن أرجع فأنا أبو هريرة المخرر قال الشيخ الألباني : ضعيف الإسناد<sup>4</sup>

ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ نے ہم سے غزوة ہند کا وعدہ فرمایا، اگر مجھے اس میں شرکت کا موقع ملا تو میں اپنی جان و مال سب اس پر نثار کر دوں گا، اگر میں اس میں قتل کر دیا گیا تو میں افضل ترین شہداء میں شمار ہوں گا اور زندہ واپس آ گیا تو ایک آزاد ابو ہریرہؓ ہوں گا

اس روایت کو امام نسائیؒ نے اپنی سنن کبریٰ میں بھی نقل کیا ہے، ان کے علاوہ متعدد محدثین نے مختلف سندوں کے ساتھ اپنی کتابوں میں اس کو جگہ دی ہے، مثلاً: امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں، امام بیہقیؒ نے سنن کبریٰ اور دلائل النبوة میں، امام حاکمؒ نے مستدرک میں، نعیم بن حمادؒ نے کتاب الفتن میں، ابن ابی حاتمؒ نے علل الحدیث میں، ابن کثیرؒ نے النہایۃ فی الفتن میں، امام بزارؒ نے مسند میں، سعید بن منصورؒ نے سنن میں، ابن حجرؒ نے اطراف المسند

<sup>4</sup> - المجتبى من السنن ج 6 ص 42 حدیث نمبر 3173 المؤلف : أحمد بن شعيب أبو عبد الرحمن النسائي الناشر : مكتب المطبوعات الإسلامية - حلب الطبعة الثانية ، 1406 - 1986 تحقيق : عبدالفتاح أبو غدة عدد الأجزاء : 8 الأحاديث مذيلة بأحكام الألباني عليها



میں، ابن اثیر نے جامع الاصول میں اس حدیث کو نقل کیا ہے<sup>5</sup>۔

<sup>5</sup> - مسند الإمام أحمد بن حنبل ج 12 ص 28 حدیث نمبر 7128 المؤلف : أبو عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل بن هلال بن أسد الشيباني (المتوفى : 241 هـ) المحقق : شعيب الأرنؤوط - عادل مرشد، وآخرون إشراف : د عبد الله بن عبد المحسن التركي الناشر : مؤسسة الرسالة الطبعة : الأولى، 1421 هـ - 2001 م \* المستدرک علی الصحیحین ج 3 ص 588 حدیث نمبر : 6177 المؤلف : محمد بن عبد الله أبو عبد الله الحاكم النيسابوري الناشر : دار الكتب العلمية - بيروت الطبعة الأولى، 1411 - 1990 تحقيق : مصطفى عبدالقادر عطا عدد الأجزاء : 4 مع الكتاب : تعليقات الذهبي في التلخيص \* الفتن ج 1 ص 251 المؤلف : أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية المرزوي (المتوفى : 228 هـ) \* علل الحديث لابن أبي حاتم ج 1 ص 334 المؤلف : أبو محمد عبد الرحمن بن محمد بن إدريس بن مهران الرازي \* البداية والنهاية ج 6 ص 249 المؤلف : أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي (المتوفى : 774 هـ) مصدر الكتاب : موقع يعسوب \* النهاية في الفتن والملاحم ج 1 ص 3 المؤلف : أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي (المتوفى : 774 هـ) \* مسند البزار كاملا من 1-14 م فهرسا ج 2 ص 455 حدیث نمبر : 8819 البزار أبو بكر أحمد بن عمرو البصري الشیخ، الإمام، الحافظ الكبير، أبو بكر أحمد بن عمرو بن عبد الحلق البصري، البزار، صاحب (المستدرک الكبير، الذي تكلم على أسانيده. وُلِدَ: سَنَةَ نَيْفِ عَشْرَةَ وَمِائَتَيْنِ. وَمَاتَ : فِي سَنَةِ اثْنَتَيْنِ وَتِسْعِينَ وَمِائَتَيْنِ. قَامَ بِفَهْرَسْتِهِ عَلَى الْمَسَانِيدِ الْبَاحِثِ فِي الْقُرْآنِ وَالسُّنَنِ عَلَى بَنِي نَافِعِ الشُّحُودِ \* سنن سعيد بن منصور ح 5 ص 387 حدیث نمبر : 2198 المؤلف : أبو عثمان سعيد بن منصور بن شعبة الخراساني الجوزجاني (المتوفى : 227 هـ) مصدر الكتاب : موقع جامع الحديث [الكتاب مرقم آليا غير موافق للمطبوع] \* دلائل النبوة للبيهقي ج 7 ص 125 حدیث نمبر : 2611 المؤلف : أحمد بن الحسين بن علي بن موسى الخسرو جردی الخراساني، أبو بكر البيهقي (المتوفى : 458 هـ) \* إطفار المسند المعتلي بأطراف المسند الحنبلي ج 7 ص 146 حدیث نمبر : 9017 المؤلف : أبو الفضل أحمد بن علي بن محمد بن أحمد بن حجر العسقلاني (المتوفى : 852 هـ) الناشر : [دار ابن كثير، دار الكلم الطيب] - [دمشق - بيروت] عدد المجلدات : 9 \* جامع الأصول في أحاديث الرسول ج 9 ص 496 حدیث نمبر : 7209 المؤلف : مجد الدين أبو السعادات المبارك بن محمد الجزري ابن الأثير (المتوفى : 606 هـ) تحقيق : عبدالقادر الأرنؤوط الناشر : مكتبة الحلواني - مطبعة الملاح - مكتبة دار البيان الطبعة : الأولى -

یہ روایت حضرت ابوہریرہؓ سے مختلف طرق سے منقول ہے، لیکن ہر طریق میں کوئی نہ کوئی ضعیف راوی موجود ہے، البتہ کثرت طرق کی بنا پر ایک کو دوسرے سے تقویت ملتی ہے۔

(۳) حضرت ابوہریرہؓ ہی سے ایک دوسری روایت اس طرح منقول ہے:

حدثنا عبد الله حدثني أبي حدثنا يحيى بن إسحاق حدثنا البراء عن الحسن عن أبي هريرة قال حدثني خليلي الصادق رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: يكون في هذه الأمة بعث إلى السند والهند فإن أنا أدركته فاستشهدت فذاك وإن أنا فذكر كلمة رجعت وأنا أبو هريرة المحرر قد أعتقني من النار تعليق شعيب الأرناؤوط : إسناده ضعيف لضعف البراء بن عبد الله الغنوي ولا نقطاعه<sup>6</sup>

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے میرے سچے حبیب رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا، کہ اس امت کا ایک لشکر سندھ و ہند کی طرف روانہ ہوگا، اگر میں اس مہم کا حصہ بن جاؤں اور شہید ہو جاؤں تو میری مراد بر آئے، اور اگر زندہ واپس آ جاؤں میں ایک آزاد ابوہریرہ ہوں گا جسے اللہ پاک نے جہنم سے آزادی بخشی ہوگی۔

ان الفاظ کے ساتھ یہ روایت صرف مسند احمد بن حنبل میں آئی ہے، اس کو مسند احمد کے محقق شعيب الارناؤط نے ضعیف قرار دیا ہے، جب کہ مسند احمد کے ایک دوسرے محقق قاضی احمد شاہ نے اس کو حسن کہا ہے<sup>7</sup>۔

<sup>6</sup>-مسند الإمام أحمد بن حنبل ج 2 ص 369 حدیث نمبر: 8809 المؤلف : أحمد بن حنبل أبو عبد الله الشيباني الناشر : مؤسسة قرطبة - القاهرة عدد الأجزاء : 6 الأحاديث مذيلة بأحكام شعيب الأرناؤوط عليها

<sup>7</sup>-مسند احمد، تحقيق و شرح لاحمد شاكر ج 17 ص 17 حدیث نمبر: 8809

(۴) حضرت ابوہریرہؓ سے ایک اور روایت اس طرح نقل کی گئی ہے:

حدثنا بقیة بن الوليد عن صفوان عن بعض المشيخة عن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وذكر الهند فقال (ليغزون الهند لكم جيش يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوكهم مغللين بالسلاسل يغفر الله ذنوبهم فيصرفون حين ينصرفون فيجدون ابن مريم بالشام). قال أبو هريرة إن أنا أدركت تلك الغزوة بعث كل طرف لي وتالد وغزوتها فإذا فتح الله علينا وانصرفنا فأنا أبو هريرة المخرر يقدم الشام فيجد فيها عيسى بن مريم فلا حرصن أن أدنوا منه فأخبره أبي قد صحبتك يا رسول الله قال فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وضحك ثم قال (هيهات هيهات)<sup>8</sup>.

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارا ایک لشکر ضرور ہندوستان سے جنگ کرے گا، اللہ اس کو ہندوستان پر فتحیاب کرے گا، یہاں تک کہ وہ وہاں کے حاکموں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائیں گے، اور اللہ پاک اس جہاد کی برکت سے اس لشکر کے شرکاء کے گناہ معاف کر دے گا، پھر جب وہ لوگ واپس ہونگے تو شام میں حضرت عیسیٰؑ کو موجود پائیں گے، حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ اگر میں نے وہ غزوہ پایا تو اپنا نیا پرانا سب مال بیچ ڈالوں گا، اور اس غزوہ میں شرکت کروں گا، پھر جب اللہ پاک ہمیں فتح دے گا اور ہم واپس لوٹیں گے تو میں ایک آزاد ابوہریرہ ہوں گا، جو ملک شام

<sup>8</sup>-الفتن ج ۱ ص 251 المؤلف : أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية المروزي (المتوفى :

228هـ) \* كثر العمال في سنن الأقوال والأفعال ج 14 ص 617 المؤلف : علاء الدين علي بن حسام

الدين المتقي الهندي البرهانفوري (المتوفى : 975هـ) المحقق : بكري حيايى - صفوة السقا الناشر :

مؤسسة الرسالة الطبعة : الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م

مصدر الكتاب : موقع مكتبة المدينة الرقمية

آئے گا تو حضرت عیسیٰؑ کو وہاں پائے گا، یا رسول اللہ! میری شدید خواہش ہوگی کہ میں ان کے پاس پہنچ کر ان کو بتاؤں کہ میں آپ کا صحابی ہوں، حضور ﷺ نے یہ سن کر تبسم فرمایا اور ہنس کر ارشاد فرمایا، کہ بہت مستعد ہے، بہت مستعد ہے۔

(۵) مسند اسحق کی روایت میں ہے کہ یہ لشکر سندھ کے حکمرانوں کو بیڑیوں میں جکڑ کر لائے گا:

أخبرنا يحيى بن يحيى أنا إسماعيل بن عياش عن صفوان بن عمرو السكسكي عن شيخ عن أبي هريرة رضي الله عنه قال ذكر رسول الله صلى الله عليه و سلم يوما الهند فقال : ليغزون جيش لكم الهند فيفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوك الهند مغلغلين في السلاسل فيغفر الله لهم ذنوبهم فيصرفون حين يصرفون فيجدون المسيح بن مريم بالشام قال أبو هريرة رضي الله عنه فإن أنا أدركت تلك الغزوة بعث كل طارد وتالد لي وغزوتها فإذا فتح الله علينا انصرفنا فأنا أبو هريرة المحرر يقدم الشام فيلقى المسيح بن مريم فلأحرصن أن أدنوا منه فأخبره أي صحبتك يا رسول الله قال فتبسم رسول الله صلى الله عليه و سلم ضاحكا<sup>9</sup>

(۶) غزوة الہند ہی کے تحت بعض منقطع روایات بھی نقل کی گئی ہیں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لشکر ہندوستان کی طرف بیت المقدس سے روانہ ہوگا، اور اس فاتح لشکر کا قیام خروج دجال تک ہندوستان ہی میں رہے گا مثلاً، حضرت کعب کے حوالے سے ہے:

غزوة الهند حدثنا الحكم بن نافع عن حدثه عن كعب قال يبعث

<sup>9</sup>-مسند اسحاق بن راہویہ ج 1 ص 462 حدیث نمبر : 537 المؤلف : إسحاق بن إبراهيم بن مخلد بن راہویہ الحنظلي الناشر : مكتبة الإيمان - المدينة المنورة الطبعة الأولى، 1412 - 1991 تحقيق : د. عبدالغفور بن عبدالحق البلوشي عدد الأجزاء : 5 مع الكتاب : أحكام المحقق على بعض الأحاديث

ملك في بيت المقدس جيشا إلى الهند فيفتحها فيطئوا أرض الهند  
ويأخذوا كنوزها فيصيره ذلك الملك حلية لبيت المقدس ويقدم عليه ذلك الجيش  
بملوك الهند مغليين ويفتح له ما بين المشرق والمغرب ويكون مقامهم في الهند إلى  
خروج الدجال<sup>10</sup>

ترجمہ: بیت المقدس کا ایک بادشاہ ہندستان کی جانب ایک لشکر روانہ کرے  
گا، جو ہندوستان کو فتح کر کے وہاں کی سرزمین کو زیر نگین کر لے گا، وہاں کے خزانوں پر قبضہ  
کر لے گا، پھر بادشاہ ان خزانوں کو بیت المقدس کی تزئین و آرائش کے لئے استعمال کرے گا، وہ  
لشکر ہندوستان کے حکمرانوں کو پابہ زنجیر بادشاہ کے سامنے پیش کرے گا، یہ لشکر مشرق سے  
مغرب تک سارا علاقہ فتح کر لے گا، اور دجال کے خروج تک اس کا قیام ہندوستان میں رہے گا"  
اس روایت میں حضرت کعب سے روایت کرنے والے شخص کا نام معلوم نہیں ہے۔  
(۷) اسی طرح صفوان بن عمروؓ کی روایت میں حضور ﷺ سے روایت کرنے  
والے صحابی کا نام معلوم نہیں ہے، روایت کا مضمون وہی ہے:

حدثنا الوليد ثنا صفوان بن عمرو عن حدثه عن النبي صلى الله عليه  
وسلم قال (يغزو قوم من أمتي الهند يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوك الهند  
مغلولين في السلاسل فيغفر الله لهم ذنوبهم فينصرفون إلى الشام فيجدون عيسى  
بن مريم عليه السلام بالشام)<sup>11</sup>

غزوة الهند سے کون سی جنگ مراد ہے؟

☆ غزوة الهند سے متعلق مذکورہ روایات کا لب و لہجہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ ایک

<sup>10</sup>-الفتن ج ۱ ص 251 المؤلف : أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية المروزي (المتوفى : 228هـ)

<sup>11</sup>-الفتن ج ۱ ص 251 المؤلف : أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية المروزي (المتوفى : 228هـ)

مخصوص قسم کی جنگ ہوگی، جو ہندوستان کے باہر سے غیر مسلم ہندوستان کے خلاف لڑی جائے گی اور اس کے نتیجے میں باطل کی سرکوبی اور اسلام کی بالادستی قائم ہوگی، البتہ مطلوبہ نتائج کے حصول تک جدوجہد کا تسلسل طویل ہو سکتا ہے، ایسی صورت میں جب کہ دفعۃً یہ مقصد حاصل نہ ہو مقصد کے حصول تک کی جانی والی تمام کوششیں غزوةً واحدہ کے درجہ میں داخل ہونگی، اور اللہ کے کرم سے یہی امید ہے کہ ان کے تمام شرکاء اس غزوة کی فضیلتوں کے حقدار ہوں گے۔

یہاں اس بحث کی حاجت نہیں ہے کہ غزوة اہل تاریخ کی اصطلاح میں ایسی جنگ کو کہتے ہیں جس میں خود رسول اللہ ﷺ کی شرکت رہی ہو، پھر غزوة الہند کو غزوة کیسے کہا گیا؟ اس لئے کہ یہ متاخر اصطلاح ہے، اور قاعدہ کلیہ نہیں ہے، غزوة موتہ میں بھی رسول اللہ ﷺ کی شرکت نہیں تھی، لیکن اس کو غزوة کہا جاتا ہے۔

### پیشین گوئی کا پس منظر

☆ حضور ﷺ نے جس وقت یہ پیشین گوئی فرمائی تھی، اس وقت ہندوستان اسلام کے زیر نگیں نہیں آیا تھا، اور وہ شرک و بت پرستی کا دنیا کا سب سے بڑا اڈہ تھا، فتح مکہ کے بعد آپ کی خواہش تھی کہ شرک و بت پرستی کی اس سرزمین پر بھی اسلام کا جھنڈا بلند ہو، اور یہاں بھی ایمان کی باد بہاری چلے۔ چنانچہ اللہ پاک کے حکم سے آپ ﷺ نے مسلمانوں سے اس غزوة کا وعدہ فرمایا، اور اللہ اور رسول کا وعدہ ہر حال میں پورا ہوتا ہے۔

### غزوة الہند کے اسباب عہد فاروقی سے شروع ہوئے

☆ حضور ﷺ کی اس پیشین گوئی کے بعد اس غزوة میں شرکت کی تمنا راوی صحابی سے لیکر اکثر مسلمانوں کے دلوں میں پیدا ہو گئی تھی، لیکن تاریخی طور پر اس کے اسباب خلیفہ

دوم حضرت عمر بن الخطابؓ کے عہد میں شروع ہوئے، اور مسلمانوں کی طرف سے چھوٹی بڑی کئی یورشیں ہندوستان کے خلاف ہوئیں، جن کی تفصیل تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے۔ ایک نظر ان تاریخی اشارات پر بھی ڈال لیں جس سے اندازہ ہو گا کہ مسلمان کس طرح منزل بہ منزل اس پیشین گوئی کے اہداف تک پہنچے، اور یہ تاریخی مرحلہ کتنی طویل جدوجہد کے بعد طے ہوا۔

### ہندستان پر حملوں کا آغاز عہد فاروقی میں

☆ ہندستان پر سب سے پہلا حملہ عہد فاروقی میں ہوا، ۵۱ھ / ۶۳۶ء میں جب عثمان بن ابی العاص الثقفی بحرین اور عمان کے گورنر بنائے گئے، تو انہوں نے کچھ دنوں کے بعد ایک بحری بیڑہ تیار کیا، اور ہندستان پر حملہ کے لئے روانہ کیا، یہ جہاز تھانہ بندر گاہ پر پہنچا جو گجرات اور کوکن بمبئی کی سرحد پر واقع ہے، عربوں نے یہاں یورش کی، اور کچھ مال غنیمت لے کر واپس چلے گئے، یہ حملہ خلیفہ وقت کی اجازت کے بغیر ہوا تھا، لیکن مال غنیمت اور اس کی اطلاع بعد میں دربار خلافت میں دی گئی<sup>12</sup>۔

### سندھ پر پہلا حملہ

☆ عثمان نے اس کے بعد مغیرہ بن العاص کو پھر ایک بیڑے کا افسر بنا کر بھیجا، اس دفعہ وہ سندھ کے مشہور شہر دیبل تک پہنچے، اور دشمنوں کو شکست دے کر مال غنیمت کے ساتھ بحرین واپس آئے، یہ سندھ پر پہلا حملہ تھا۔ اسی زمانہ میں ان کے دوسرے بھائی حکم بن ابی عاص دوسرا بیڑہ لے کر گجرات کی مشہور بندر گاہ بھروچ پر پہنچ گئے، یہ گجرات پر

<sup>12</sup> - تاریخ سندھ ص ۲۶ مؤلفہ علامہ سید سلیمان ندوی، ناشر: دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، ۱۹۹۵ء، بحوالہ فتوح البلدان

دوسرا حملہ تھا<sup>13</sup>۔

لیکن اس قسم کے حملوں سے کوئی مفید نتیجہ نہیں نکلا، ضمنی طور پر ان سے صرف یہ نفع حاصل ہوا کہ ہندستان کے حالات کا اندازہ ہو اور راستے کے بحری ڈاکوؤں کا انسداد ہوا۔

☆ سندھ پر اصل حملہ خشکی کی طرف سے ہوا، ۲۲ھ / ۶۴۳ء کی بات ہے جب تمام ایران مفتوح ہوا تو اسی ضمن میں عبداللہ بن عامر بن ربیع "کرمان" پر قبضہ کر کے سیستان کی طرف بڑھے، حاکم (مرزبان) سیستان نے اطاعت قبول کر لی، تو مکران پر حملہ آور ہوئے، مکران والوں نے سندھ کے راجہ سے مدد مانگی، اور سندھی فوج ان کی مدد کے لئے آئی، لیکن ابن عامر نے سندھی اور مکرانی دونوں متحدہ فوجوں کو شکست دے کر پورے ملک کو زیر نگین کر لیا، یہ پہلا موقع تھا جب سندھیوں نے بلاوجہ عربوں سے دشمنی مول لی، اور اپنے پڑوسی ملک کی حمایت میں مسلمانوں سے جنگ میں پیش قدمی کی۔ اس طرح مسلمانوں کو ان پر حملہ کرنے کا قانونی جواز حاصل ہو گیا<sup>14</sup>۔

لیکن ابن عامر کی واپسی کے بعد مکران پھر خود مختار ہو گیا تو اس کی تنبیہ اور مستقل انتظام کے لئے ۲۳ھ / ۶۴۴ء میں عاصم بن عمر اور عبداللہ ابن عمیر کو سیستان بھیجا گیا، مکران کے راجہ نے پھر سندھی راجہ سے مدد مانگی، اور دونوں کی متحدہ فوج سے خوفناک جنگ ہوئی، اور آخر کار مکران کا راجہ "ریتیل" مارا گیا، سندھی اور مکرانی فوج بڑی بے ترتیبی سے پسپا ہوئی۔

ان فتوحات سے حاصل شدہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ جب مدینہ منورہ دربار خلافت میں پہنچا تو حضرت عمر بن الخطابؓ نے اللہ پاک کا بے حد شکر ادا کیا، مسلم فوجی

<sup>13</sup>۔ لیکن سچ نامہ (ص ۳۳) میں لکھا ہے کہ مغیرہ دیبل میں شہید ہو گئے تھے (تاریخ سندھ (حاشیہ) ص ۲۷ مؤلفہ علامہ

سید سلیمان ندوی)

<sup>14</sup>۔ تاریخ سندھ ص ۲۷ مؤلفہ علامہ سید سلیمان ندوی



اسی زمانے میں دریائے سندھ کو عبور کر کے ہندوستان میں داخل ہونا چاہتے تھے، لیکن حضرت عمرؓ نے جب حالات معلوم کئے تو وہ وقت (پانی کی قلت اور بد امنی وغیرہ کے لحاظ سے) اس کے لئے مناسب معلوم نہیں ہوا، اس لئے حضرت عمرؓ نے اس کی اجازت نہیں دی<sup>15</sup>۔

## عہد عثمانی میں ہندوستان پر فوج کشی اور فتوحات

☆ محرم ۲۲ھ / نومبر ۶۴۲ء میں حضرت فاروق اعظمؓ کی شہادت کے بعد جب حضرت عثمان غنیؓ سریر آرائے خلافت ہوئے، تو انہوں نے بھی اس سلسلہ کو جاری رکھا، انہوں نے خلیفہ بننے کے ایک سال بعد اپنے ماموں زاد بھائی عبداللہ بن عامر بن کریم کو سیستان روانہ کیا، جہاں سے وہ کابل پر حملہ آور ہوئے، اور کابل کو زیر نگیں کیا، کابل اس عہد میں سیستان کا ایک حصہ تھا، اور کابل کی حیثیت اس وقت ہندوستان کے باب الداخلہ کی تھی۔

جب عبداللہ بن عامر ۲۹ھ / ۶۵۰ء میں تمام مشرقی ممالک کے حاکم اعلیٰ مقرر ہوئے، ان کا پایہ تخت بصرہ تھا، تو دوبارہ ان علاقوں پر توجہ کی اور جہاں جہاں بغاوت و خود مختاری کے آثار محسوس ہوئے ان کا استیصال کیا، انہوں نے عبداللہ بن عمیر لیشمیؓ کو والی سیستان مقرر کیا، جنہوں نے تمام سرکشوں کو زیر کر کے کابل پر قبضہ بحال کیا، دوسری طرف عبید اللہ بن معمر کو مکران کا حاکم بنایا گیا جو بڑی بہادری سے فتوحات حاصل کرتا ہوا ہندوستان کی سرحد تک پہنچ گیا<sup>16</sup>۔

☆ پھر جب سیستان کی حکومت ربیع بن زیاد کے ہاتھ میں آئی، تو پے در پے کئی

<sup>15</sup>- تاریخ سندھ ص ۲۸ مؤلفہ علامہ سید سلیمان ندوی، ناشر: دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، ۱۹۹۵ء، بحوالہ اکامل لابن

اشیرج ص ۳۵، لیڈن

<sup>16</sup>- تاریخ سندھ ص ۲۹ مؤلفہ علامہ سید سلیمان ندوی، ناشر: دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، ۱۹۹۵ء، بحوالہ اکامل لابن

اشیرج ص ۳۵، ۹۷، ۷۷، ۱۰۰، لیڈن

قلعوں اور شہروں (قلعہ زالق، شہر کرکویہ، شہر زاشت، ناشروڈ، شرواز، اور قلعہ زرنج وغیرہ) کو فتح کیا، یہ علاقے اس وقت ہندوستان کے ماتحت تھے۔

☆ ربیع کے بعد حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ (صحابی رسول) سیستان کے حاکم ہوئے، آپ نے بھی اس طرف اہم پیش رفت کی، اس لحاظ سے بری راستے سے یہ ہندوستان پر پہلا حملہ تھا، جس میں ہندوستان کے کئی علاقے اسلامی فتوحات کا حصہ بنے، اور ہندوستان کا یہ پہلا علاقہ ہے جو مسلمانوں کے قبضے میں آیا، اور خود صحابہؓ رسولؐ کے مقدس ہاتھوں سے مفتوح ہوا۔ حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ نے زرنج کے بعد زرنج، اور داؤن پر قبضہ کیا، اور پھر کابل ہوتے ہوئے، زابلستان (غزنہ) اور قندھار وغیرہ کو فتح کیا<sup>17</sup>۔

☆ ۳۵ھ / ۶۵۵ء میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ خلیفہ ہوئے تو آپ نے عہد عثمانی کے تمام والیوں کو معزول کر دیا، ان میں حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ بھی تھے، حضرت عبدالرحمن واپس چلے آئے، تو کچھ دنوں تک انتشار رہا، مگر پھر ربیع بن کاس عنبری کے ذریعہ سیستان کا سارا معاملہ قابو میں آ گیا، ان کے دور میں کچھ نئی فتوحات بھی ہوئیں، ان کے بعد ۳۹ھ / ۶۵۹ء میں زیاد یہاں کا حاکم بنایا گیا، اس نے بھی اس طرف اچھی پیش رفت کی<sup>18</sup>۔

عہد امیر معاویہؓ میں بڑی جنگی کارروائی۔ اسلامی فوج درہ خیبر میں داخل

☆ ۴۰ھ / ۶۶۰ء میں حضرت علیؓ کی شہادت کے بعد حضرت امیر معاویہؓ خلیفہ ہوئے تو ۴۱ھ / ۶۶۱ء میں عبداللہ بن عامر حاکم اعلیٰ مقرر ہو کر بصرہ پہنچے، جو عہد عثمانی میں

<sup>17</sup>- تاریخ سندھ ص ۳۰ مؤلفہ علامہ سید سلیمان ندوی، ناشر: دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، ۱۹۹۵ء، بحوالہ اکامل لابن

اشیرج ص ۳۰۰ تا ۱۰۱، لیڈن

<sup>18</sup>- تاریخ سندھ ص ۳۳ مؤلفہ علامہ سید سلیمان ندوی، ناشر: دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، ۱۹۹۵ء، بحوالہ اکامل لابن

اشیرج ص ۳۲۱، لیڈن

بھی اس عہدہ پر فائز رہ چکے تھے<sup>19</sup>، انہوں نے راشد بن عمر کو حدود ہند پر روانہ کیا، جو معمولی کاروائی کے بعد واپس آگئے۔

☆ ۶۶۲ھ/۶۶۲ء میں حارث بن مرہ عبدی نے قیقان پر ایک سخت حملہ کیا، لیکن افسوس کہ اپنے اکثر رفقاء کے ساتھ وہ شہید ہو گئے<sup>20</sup>۔

☆ عبد اللہ بن عامر نے آئے دن کی بغاوتوں کو فرو کرنے کے لئے ۶۶۳ھ/۶۶۳ء میں دوبارہ حضرت عبدالرحمن بن سمرہؓ کو والی سیتان کے منصب پر بحال کیا، ۶۶۴ھ/۶۶۴ء میں بصرہ پہنچ کر انہوں نے کاروائی کا آغاز کیا، اور تین چار سالوں میں تمام مفتوحہ ممالک پر کابل و قندھار سمیت قابو کر لیا۔

☆ ۶۶۴ھ/۶۶۴ء میں ابن سمرہؓ کی فوج کے سردار مہلب بن ابی صفرہ کی قیادت میں ایک لشکر ہندستان کی طرف روانہ ہوا، ان کی یہ روانگی تاریخ میں بڑی اہمیت رکھتی ہے، کیونکہ یہ پہلے شخص ہیں جو ہند کے اس دروازے سے داخل ہوئے جس سے آج تک قدیم قومیں آتی رہی ہیں، یہ درہ خیبر تھا۔

مہلب کابل اور پشاور کی درمیانی گھاٹیوں کو طے کر کے سرزمین ہند میں پہنچے (موجودہ نقشہ کے لحاظ سے ورنہ اس عہد میں تو یہ علاقہ سندھ میں داخل تھا) اور تاخت و تاراج کر کے واپس آگئے، واپسی میں ملتان اور پشاور کے درمیانی علاقوں کو مستحکم کیا، شہر قندھار (گندھاوی) کے پاس غنیم سے مقابلہ ہوا، سخت معرکہ آرائی کے بعد غنیم کو شکست ہوئی، اور

<sup>19</sup>- تاریخ سندھ ص ۳۴ مؤلفہ علامہ سید سلیمان ندوی، ناشر: دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، ۱۹۹۵ء، بحوالہ الکامل لاہن

اشیرج ص ۳۵۰، لیڈن

<sup>20</sup>- تاریخ سندھ ص ۳۴ مؤلفہ علامہ سید سلیمان ندوی، ناشر: دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، ۱۹۹۵ء، بحوالہ فتوح البلدان

للبلادری ص ۴۳۲، لیڈن

بہت کچھ مال غنیمت حاصل ہوا، وہاں سے کش ہوتے ہوئے قندھار کو فتح کیا<sup>21</sup>۔

یہ اندرون ہنداب تک کی سب سے کامیاب جنگ تھی، اسی لئے اس کا تذکرہ علامہ ابن کثیر نے بھی البدایہ والنہایۃ میں "الاخبار عن غزوة الہند" کے عنوان کے تحت احادیث و روایات کے نقل کرنے کے بعد غزوة الہند کے ایک مصداق کے طور پر کیا ہے، نیز انہی کی کتاب النہایۃ فی الفتن میں بھی اس جنگ کا ذکر موجود ہے:

الاخبار عن غزوة الہند قال الامام أحمد..... تفرد به أحمد، وقد غز المسلمون الہندی أيام معاوية سنة أربع وأربعين، وكانت هنالك أمور سیاتی بسطها فی موضعها<sup>22</sup>

حجاج بن یوسف کا ہندستان کے خلاف فیصلہ کن جنگ کا اعلان اور بے نظیر

### تیاری - اسباب و محرکات

☆ حضرت امیر معاویہؓ کے بعد کچھ دنوں تک یہ سلسلہ موقوف رہا، یہاں تک کہ خلیفہ ولید بن عبد الملک کے عہد میں ۵۵ھ / ۶۹۳ء میں جب حجاج بن یوسف ثقفی مشرقی ممالک کا حاکم اعلیٰ مقرر ہوا، تو اس نے اس سلسلہ کو دوبارہ شروع کیا، اس نے سعید بن اسلم بن زرعہ کلابی کو مکران اور سرحد سندھ کا حاکم مقرر کیا، اسی عہد میں ایک مشہور عربی سردار محمد علانی جو قبیلہ بنی آسار سے تھا، باغی ہو گیا اور اپنے قبیلہ کے پانچ سو (۵۰۰) سواروں کے ساتھ

<sup>21</sup> - تاریخ سندھ ص ۳۷، ۳۸ مؤلف علامہ سید سلیمان ندوی، ناشر: دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، ۱۹۹۵ء، بحوالہ فتوح

البلدان للبلاذری ص ۴۳۴، لیڈن

<sup>22</sup> - البدایۃ والنہایۃ ج 6 ص 249 المؤلف : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشي الدمشقي

(المتوفی : 774ھ) مصدر الكتاب : موقع يعسوب \* النہایۃ فی الفتن والملاحم ج 1 ص 3 المؤلف :

أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشي الدمشقي (المتوفی : 774ھ)

فرار ہو کر عمان کے راستے سے سندھ پہنچ گیا، اور پھر بعد میں سندھ کے غیر مسلم حکمرانوں کے آلہ کار کے طور پر کام کرتا رہا، سندھ کے راجہ داہر کی بھی اس نے بڑی مدد کی، اور اسی کے لوگوں نے مکران میں حجاج کے مقرر کردہ گورنر سعید بن اسلم کا قتل کیا، اور مکران سے بھاگ کر راجہ داہر کی پناہ میں چلے گئے، اس طرح راجہ داہر نے سلطنت اسلامیہ کے ایک باغی اور قاتل کو پناہ دے کر سلطنت اسلامیہ کو بالواسطہ جنگ کی دعوت دی، اور یہی بنیادی وجہ ہو گئی جو حجاج نے سندھ کے خلاف فیصلہ کن جنگ کا عزم کر لیا، جس کی کمان راست اس کے ہاتھ میں تھی، اور اس نے ہر ممکن کوشش کی کہ اس فساد کی جڑ کا کلیتاً خاتمہ ہو جائے۔

اسی اثناء ایک واقعہ یہ پیش آ گیا کہ سندھی قزاقوں نے ایک جہاز کو جس میں کچھ حاجی اور کچھ تجارتی لوٹ لیا، اور بہت سے مردوں اور عورتوں کو قیدی بنا لیا، ان قیدیوں میں ایک عورت قبیلہ یربوع کی تھی اس نے بے اختیار پکارا، کہ "فریاد اے حجاج!" جب اس کی خبر حجاج کو ہوئی تو وہ غصہ کے مارے بے تاب ہو گیا اور انتہائی جوش میں کہہ اٹھا کہ "ہاں میں آیا"

اس واقعہ سے حجاج کے دل پر ایک چوٹ سی لگی اس نے دربار خلافت سے جنگ کی اجازت حاصل کی، اس کے بعد حجاج نے ایک سفارت راجہ داہر کے پاس سندھ بھیجی تاکہ راجہ کے ذریعہ سے وہ تمام قیدی واپس کرائے جائیں، لیکن راجہ داہر کا جواب مایوس کن آیا۔

ہندستان کی کمان سالار اعظم محمد بن قاسم کے سپرد اور فوجی کارروائی کا آغاز اس کے بعد حجاج نے حکومت سندھ کے خلاف فوجی کارروائی کا آغاز کیا، اس نے پے پے کئی گورنر تبدیل کئے، ابتدا میں دو بار شکست کا بھی سامنا ہوا، بالآخر حجاج نے اپنے سترہ (۱۷) سالہ نو عمر چچازاد بھائی محمد بن قاسم کو فوج کی کمان حوالے کی، یہ دنیا کی جنگی

تاریخ کا صحیح ترین انتخاب تھا اسی کے بعد محمد بن قاسم کی جنگی اور انتظامی صلاحیتوں کے جوہر کھلے اور تاریخ انسانی کے عظیم سالاروں میں اس کا شمار ہوا، حجاج نے جنگی ساز و سامان کے علاوہ ضروریات کی تمام چیزیں مہیا کرائی تھیں، پانچ منجینق (موجودہ زمانہ کا میزائل) بھی ساتھ تھے، ایک ایک منجینق کو حرکت دینے کے لئے پانچ سو (۵۰۰) آدمیوں کی ضرورت پڑتی تھی، حجاج کا موصلاتی نظام اتنا مضبوط تھا کہ وہ ہر تیسرے دن محمد بن قاسم کو خط لکھتا تھا، اور وہ ساتویں دن اس کو مل جاتا تھا، اس طرح محمد بن قاسم کی تمام تر فوجی مہمات کی نگرانی و قیادت خود حجاج بن یوسف نے کی۔

### محمد بن قاسم کی شاندار جنگی مہمات، سرزمین ہند پر پہلا خطبہ جمعہ

☆ محمد بن قاسم شیراز سے مکران، ارمن بیلہ ہوتے ہوئے ۹۲ھ / ۱۱۱ھ میں جمعہ کے دن دیبل پہنچا، جو مورتیوں کا شہر تھا، اور سرزمین ہند پر محمد بن قاسم نے پہلا خطبہ جمعہ دیا، اور جمعہ کی امامت کی، اور بے نظیر شجاعت و حکمت کے ذریعہ دیبل جیسے مرکزی شہر کو فتح کیا، اور وہاں ایک جامع مسجد کی بنیاد ڈالی، یہ ابتدائے رجب ۹۳ھ / اپریل ۱۲ھ کی بات ہے، دیبل کے بعد نیروں، سیوستان، قلعة سسیم، اور قلعة اشہار کو فتح کرتا ہوا اس نے دریائے سندھ کو عبور کیا، اور راجہ داہر سے راست جنگ کی اور راجہ داہر مارا گیا، یکم رمضان ۹۳ھ مطابق ۱۳ / جون ۱۲ھ کو یہ جنگ شروع ہوئی، اور سات لڑائیاں لڑنے کے بعد ۱۰ / رمضان بروز جمعرات ۹۳ھ مطابق ۲۴ / جون ۱۲ھ کو داہر کی موت پر یہ جنگ ختم ہوئی، --- راجہ داہر کی فوج ساٹھ ہزار (۶۰۰۰۰) اور اسلامی فوج صرف ساڑھے پندرہ ہزار (۱۵۵۰۰) تھی، محمد بن قاسم نے شوال ۹۳ھ / جولائی ۱۲ھ کے اوائل میں مال غنیمت اور قیدیوں کے ساتھ راجہ داہر کا سر حجاج کے پاس بھیجا، حجاج نے اللہ کا شکر ادا کیا، اور یہ تمام چیزیں دربار خلافت میں

بھیج دیں، اس کے بعد محمد بن قاسم نے برہمن آباد، ارور، سکھ، ملتان جیسے بڑے بڑے شہر فتح کئے، ملتان میں ایک بڑا خفیہ خزانہ ہاتھ لگا، دربار خلافت سے سندھ کی جنگ کے لئے محمد بن قاسم کو چھ کروڑ درہم دیئے گئے تھے اس کے بدلے محمد بن قاسم نے اپنی فتوحات سے بارہ کروڑ درہم بیت المال میں جمع کرایا، علاوہ ہندوستان کا ایک بڑا علاقہ اسلامی مملکت میں شامل ہوا۔

محمد بن قاسم کا فتح ہند کے بعد چین میں داخلہ کا عزم۔ داستان نا تمام

☆ محمد بن قاسم ملتان سے بڑھتا ہوا کشمیر تک پہنچ گیا، اور معائنہ کے بعد اس کے سرحدی نشانات مستحکم کئے، اور اب وہ قنوج پر حملہ کی تیاری کر رہا تھا کہ شوال المکرم ۹۵ھ / جون ۱۲ء میں حجاج بن یوسف کا انتقال ہو گیا، جس کی ماتحتی میں محمد بن قاسم کی جنگی مہمات جاری تھیں، حجاج کے انتقال کے بعد محمد بن قاسم کو انتظار کرنا پڑا کہ نیا حاکم کون آتا ہے اور اگلے اقدامات کے لئے کیا ہدایات ملتی ہیں؟ ابھی وہ اسی انتظار میں تھا کہ حجاج کی موت کے آٹھ ماہ بعد جمادی الثانیہ ۹۶ھ / فروری ۱۵ء میں خلیفہ ولید بن عبد الملک کا بھی انتقال ہو گیا، اور اس کے بعد سلیمان بن عبد الملک خلیفۃ المسلمین مقرر ہوا۔

اسلامی تاریخ کا المیہ

سلیمان نے کچھ باہمی دشمنی کی بنا پر حجاج کے تمام گورنروں کو معزول کر دیا بلکہ ان کو پابہ زنجیر حاضر کرنے کا حکم صادر کیا، محمد بن قاسم تو حجاج کا چچا زاد بھائی تھا، وہ خاص طور پر عتاب کا نشانہ بنا، سندھ کا گورنر یزید بن ابی کبشہ سلسکی کو بنایا گیا، اور محمد بن قاسم کو گرفتار کر کے پابہ زنجیر عراق لے جایا گیا اور واسط کے جیل میں ڈال دیا گیا، جہاں وہ نوع بنوع اذیتوں کی تاب نہ لا کر دنیا سے چل بسا، اور دنیا کے سالار اعظم اور فاتح سندھ نے انتہائی بے بسی کے عالم میں اپنی جان جان آفریں کے حوالے کی، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محمد بن قاسم نے اپنی گرفتاری کے وقت ایک شعر پڑھا تھا جو ایک تاریخی سچائی کا بیان ہے:

اضاعونی وای فتی اضاعوا لیوم کریہۃ وسدادثغر<sup>23</sup>  
ترجمہ: لوگوں نے مجھے ضائع کر دیا اور کس جوان کو ضائع کیا، وہ جوان جو مصیبت کے دنوں میں اور سرحدوں کی مضبوطی کے لئے کام آسکتا تھا۔

اس کی وفات پر سندھ سمیت پورے عالم اسلام نے ماتم کیا، اسلام کا یہ سپوت جس نے تاریخ کے رخ موڑ دیئے اور جو پورے ہندوستان کو فتح کرنے بعد چین میں داخلہ کا عزم رکھتا تھا، اور اس کی ہیبت دنیا ایسی پر قائم ہو گئی تھی، کہ چند برسوں میں اس کے رعب سے سارا ہندوستان باسانی فتح ہو سکتا تھا، افسوس جو کام برسوں میں ہو سکتا تھا اس کے لئے تاریخ کو پھر صدیوں انتظار کرنا پڑا، اور غزوة الہند کی پیش گوئی اس وقت مکمل نہ ہو سکی، بلکہ اس کا صرف ایک حصہ سندھ پورا ہو سکا، ولکن قدر اللہ ماشاء

محمد بن قاسمؒ کی ہندی مفتوحات (غزوة السند) کے حدود

مگر یہ سندھ جس کو محمد بن قاسم نے فتح کیا تھا موجودہ سندھ سے بہت زیادہ وسیع و عریض تھا، اس میں موجودہ ہندوپاک کے کئی علاقے شامل تھے، سندھ کے حدود اس زمانہ میں اس طرح تھے:

"شمال میں دریائے جہلم کا منبع، جس میں کشمیر کے نشیبی اضلاع شامل تھے، اور کوہ کابل کا سلسلہ اس کی حد بندی کرتا تھا، پھر شمال مغرب تک دریائے ہل مندر پر جا کر وہ ختم ہوتا تھا

<sup>23</sup>- تاریخ سندھ ص ۲۵ تا ۲۱ مولفہ علامہ سید سلیمان ندوی، ناشر: دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، ۱۹۹۵ء، بحوالہ فتوح

البلدان للبلادری ص ۴۲۰، لیڈن و تاریخ یعقوبی ج ۱ ص ۲۵۶، لیدن، والکامل لابن اثیر ج ۳



، اور جنوب مغرب میں ایران اور سندھ کی سرحد اس مقام پر تھی، جہاں ساحل کے سامنے مکران کا جزیرہ غیشور واقع ہے، جنوب کی طرف بحر عرب اور جنوب مشرق میں خلیج کچھ، مشرق میں راجپوتانہ اور جیسلمیر کی سرحدیں آکر ملتی تھیں، غرض اس وقت تمام شمال مغربی صوبہ پنجاب کا علاقہ، افغانستان کا وہ علاقہ جو دریائے ہلمند تک ہے، سارا بلوچستان موجودہ سندھ مع کچھ علاقہ جو دھپور کی سرحد تک کا نام "صوبہ سندھ" تھا<sup>24</sup>

### محمد بن قاسم کی فوج میں علماء اور اولیاء اللہ کی جمعیت

علامہ ابن کثیر نے اس تاریخی غزوہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس لشکر میں بڑے بڑے علماء، اولیاء اللہ، کبار مشائخ اور تابعین کی بڑی تعداد شامل تھی، ظاہر ہے کہ اتنی بڑی تعداد میں علماء اور اہل اللہ کا کسی لشکر میں مجتمع ہونا کسی بڑے ہدف کے حصول کی غمازی کرتا ہے، اور اس کو عام جنگوں سے ممتاز کرتا ہے، ابن کثیر رقمطراز ہیں:

وفیہا افتتح محمد بن القاسم - وهو ابن عم الحجاج بن یوسف مدینة الدبیل وغیرہا من بلاد الہند وکان قد ولاہ الحجاج غزو الہند وعمرہ سبع عشرة سنة، فسار فی الجیوش فلقوا الملك داہر - وهو ملك الہند - فی جمع عظیم ومعه سبع وعشرون فیلا منتخبة، فاقتلوا فہزمہم اللہ وہرب الملك داہر، فلما کان اللیل أقبل الملك ومعه خلق کثیر جدا فاقتلوا قتالا شديدا فقتل الملك داہر وغالب من معه، وتبع المسلمون من انہزم من الہنود فقتلوه. ثم سار محمد بن القاسم فاقتح مدينة الکبرج وبرہا ورجع بغنائم کثیرة وأموال لا تحصى کثرة، من الجواهر والذهب وغير ذلك. فكانت سوق الجہاد قائمة فی بنی أمیة لیس لهم شغل إلا ذلك، قد علت كلمة الاسلام فی مشارق الارض

<sup>24</sup>- تاریخ سندھ ص ۳۳ مؤلفہ علامہ سید سلیمان ندوی، ناشر: دارالاشاعت، اردو بازار کراچی، ۱۹۹۵ء

ومغاربها، وبرها وبحرها، وقد أذلوا الكفر وأهله، وامتلات قلوب المشركين من المسلمين رعباً، لا يتوجه المسلمون إلى قطر من الاقطار إلا أخذوه، وكان في عساكرهم وجيوشهم في الغزو الصالحون والاوليا والعلماء من كبار التابعين، في كل جيش منهم شرذمة عظيمة ينصر الله بهم دينه<sup>25</sup>

ہندستان کے خلاف سلطان محمود غزنوی کا فیصلہ کن معرکہ - غزوة الہند کی تکمیل

اس کے تقریباً تین صدیوں کے بعد اس سلسلہ کی (غالباً) آخری جنگ پیش آئی جس نے سندھ سے آگے بڑھ کر پورے ہندوستان کو زیر نگیں کر لیا، اور یہاں کی شریکین طاقتوں کا قلع قمع کر دیا، وہ چوتھی صدی ہجری کے اخیر اور پانچویں صدی ہجری کے اوائل میں مشہور حکمران اور قائد اسلام سلطان محمود غزنوی کی جنگ ہندستان ہے۔

سلطان محمود بچپن ہی سے جری اور بہادر تھا، اور اپنے والد کے ساتھ جنگوں میں شرکت کرتا تھا، وہ علم دوست اور علم نواز اور بزرگوں کا عقیدت مند بھی تھا، اس نے عہد کیا تھا کہ وہ سلطنت کی مہمات سے فارغ ہو کر ہندستان پر حملہ کرے گا، اور اس کو باطل طاقتوں سے نجات دلائے گا، اس بات کا ذکر بطور خاص علامہ یافعی نے مرآة البحان میں کیا ہے:

وأما محمود فافتح غزنة ثم بلاد ما وراء النهر، ثم استولى على سائر خراسان، ودان له الخلق على اختلاف أجناسهم، وفرض على نفسه غزو الهند كل عام، فافتح منه بلاداً واسعة، وقد مضى ذكر شيء من فتح البلاد البعيدة، وصفاته الجميلة الحميدة، وعلو همته الشريفة----- في القضية المتقدمة في السنة

<sup>25</sup> - البداية والنهاية ج 9 ص 104 المؤلف : أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي الدمشقي (المتوفى : 774هـ)

چنانچہ اس ارادہ کو عملی جامہ پہنانے کے لئے وہ شوال ۹۱ھ / ستمبر ۱۰۰۱ء میں دس ہزار فوج کے ساتھ غزنی سے پشاور آیا، یہاں کے راجہ جے پال سے سخت مقابلہ کے بعد پشاور کو فتح کیا اور بہت سے اسباب اور مال غنیمت کے ساتھ غزنی واپس ہوا۔

☆ دو سال کے بعد پھر ہندوستان کا رخ کیا، اور ہندوستان کے کئی علاقوں کو فتح کیا اور بے شمار مال و دولت ہاتھ آیا، اسی رقم سے اس نے غزنی میں عروس فلک جامع مسجد کی تعمیر کی، جو وسعت و خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھی، مسجد کے ساتھ ایک عالی شان مدرسہ اور کتب خانہ کی بھی تعمیر کیا، جو بعد کے مدارس و مساجد کے لئے سنگ میل ثابت ہوا۔

سلطان محمود نے ۴۱۰ھ / ۱۰۱۹ء میں اپنی فتوحات کی تفصیل ایک خط میں لکھ کر خلیفہ اسلامی قادر باللہ عباسی کو بھیجا، تو یہ فتح نامہ خلیفہ نے بغداد میں بر سر منبر سنایا، وہ دن گویا بغداد میں عید کا دن تھا۔

## فتح سومنات

☆ ۴۱۵ھ / ۱۰۲۴ء میں سومنات کی جنگ پیش آئی، سومنات ہندوؤں کے عقیدے کے مطابق ایک ایسا معبود تھا جو ہر روح کو اس کے اعمال کے مطابق (از روئے تناخ) نیا جسم عطا کرتا تھا، سومنات کا قلعہ بہت بلند تھا، تین دن کی زبردست معرکہ آرائی کے بعد یہ قلعہ فتح ہوا، سومنات کے بعد سلطان محمود نے پٹن (نہروالہ) کا رخ کیا، جس کے راجہ "پریم دیو" نے سومنات کی جنگ میں مسلمانوں کے مقابلے میں بڑا لشکر بھیجا تھا، اور اس کی وجہ سے یہ

<sup>26</sup>-مرآة الجنان وعبرة اليقظان في معرفة حوادث الزمان ج 1 ص 414 المؤلف : أبو محمد عبد الله بن أسعد بن علي بن سليمان الياضي (المتوفى: 768هـ)

معرکہ سخت ہو گیا تھا، اور قریب تین ہزار مسلمان شہید ہو گئے تھے، لیکن سلطان کی آمد کی خبر سن کر راجہ پریم دیوبھاگ نکلا، سلطان نے پیچھا کیا لیکن وہ روپوش ہو گیا، سلطان پٹن کا نظام درست کرنے کے بعد غزنی واپس ہو گئے۔

ان فتوحات کی خبر خلیفہ کو پہونچی تو وہ بے حد خوش ہوا، اور اس نے سلطان کو "امین الملت" اور "یمین الدولہ" کے خطابات سے سرفراز کیا، اور خراسان، ہندوستان، نیمروز اور خوارزم کا لوائے سلطنت بھی عطا کیا۔

### سلطان محمود غزنوی نے ہندوستان کو زیر نگین کیا

سلطان محمود کی پے بہ پے فتوحات سے ہندوستانی راجے اور حکام اس قدر مرعوب ہو گئے تھے کہ سلطان کے خلاف کوئی کسی کی مدد کرنے تک کو آمادہ نہ ہوتا تھا، اور سلطان جدھر رخ کرتا وہاں کاراجہ خوف سے خود ہی مملکت سلطان کے حوالے کر دیتا تھا، سلطان محمود کو پینتیس (۳۵) سال اسی شان میں حکومت کرنے کا موقع ملا اس دوران اس نے ہندوستان کا بڑا علاقہ کشمیر سے قنوج تک زیر نگین کر لیا، اور اسلامی حکومت کے لئے یہاں کوئی مزاحم طاقت باقی نہیں بچی، سلطان محمود کی وفات ۲۳ / ربیع الثانی ۴۲۱ھ مطابق ۵ / مئی ۱۰۳۰ء کو ہوئی۔<sup>27</sup>

مورخ ابن خلدون نے سلطان محمود کی فتوحات اور ہندوستانی راجاؤں پر اس کے رعب و ہیبت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

(فتح کشمیر و قنوج) \* ولما فرغ السلطان من أمر خوارزم وانصافت  
إلی مملکتہ عدل إلی بست وأصلح حوالها ورجع إلی غزنة ثم اعترم علی غزو

<sup>27</sup>- تاریخ فرشتہ ج ۱ ص ۱۲۲، آب کوثر ص ۱۲۷

الهند سنة تسع وأربعمائة وكان قد دوخ بلادها كلها ولم يبق عليه الاقشمر  
ومن دونها الفيافي والمصاعب فاستنفر الناس من جميع الجهات من المرتقة  
والمطوعة وسار تسعين مرحلة وعبر نهر جيحون وحيلم وخيالا هو وامراؤه  
وبث عساكره في أودية لا يعبر عن شدة جريها وبعد اعماقها وانتهى إلى قشمر  
وكانت ملوك الهند في تلك الممالك تبعث إليه بالخدمة والطاعة وجاءه صاحب  
درب قشمر وهو جنكى بن شاهى وشهى فأقر بالطاعة وضمن دلالة الطريق  
وسار أمام العسكر إلى حصن مأمون لعشرين من رجب وهو خلال ذلك يفتح  
القلاع<sup>28</sup>

### علماء اوراہل تاریخ کی شہادتیں

اس طرح محمد بن قاسم کے غزوة سندھ کے تین سو (۳۰۰) سال بعد غزوة الہند کی  
پیشین گوئی بھی پوری ہو گئی، سلطان محمود کی مذکورہ جنگ کا تذکرہ حدیث "غزوة الہند" کے  
آخری مصداق کے طور پر علامہ ابن کثیر نے اپنی متعدد تصانیف میں کیا ہے، البدایۃ میں لکھتے  
ہیں:

وقد غزا الملك الكبير الجليل محمود بن سبكتكين، صاحب غزنة، في  
حدود أربعمائة، بلاد الهند فدخل فيها وقتل وأسر وسبي وغنم ودخل  
السومناات وكسر الند الاعظم الذي يعبدونه، واستلب سيونه وقلاتده، ثم رجع  
سالما مؤيدا منصورا<sup>29</sup>

<sup>28</sup>-تاریخ ابن خلدون ج 4 ص 372 المؤلف : عبدالرحمن بن محمد، ابن خلدون (المتوفى :

808هـ) مصدر الكتاب : موقع يعسوب

<sup>29</sup>- البدایة والنهاية ج 6 ص 249 المؤلف : أبو الفداء إسماعیل بن عمر بن کثیر القرشي الدمشقي

(المتوفى : 774هـ)

النهاية في الفتن میں بھی اسی پس منظر میں ابن کثیر نے محمود غزنوی کی جنگ کا ذکر کیا ہے، لکھتے ہیں:

إشارة نبوية إلى أن الجيش المسلم سيصل إلى الهند والسند  
وقال الإمام أحمد، حدثنا يحيى بن إسحاق، أنا البراء، عن الحسن، عن  
أبي هريرة. وحدثني خليلي الصادق رسول الله صلى الله عليه وسلم أنه قال: "   
يكون في هذه الأمة بعث إلى السند والهند " فإن أنا أدركته واستشهدت فذاك  
وإن أنا فذكر كلمة رجعت فأنا أبو هريرة المحرر قد أعتقني من النار " ورواه  
أحمد أيضاً عن هشيم عن سيار عن جبر بن أبي عبيدة عن أبي هريرة قال: وعدنا  
رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند فإن استشهدت كنت من خير  
الشهداء، وإن رجعت فأنا أبو هريرة المحرر. ورواه النسائي من حديث هشام  
وزيد بن أبي أنيسة عن سيار عن جابر، ويقال هذا خبر عن أبي هريرة فذكروه،  
وقد غزا المسلمون الهند في سنة أربع وأربعين في إمارة معاوية بن أبي سفيان  
رضي الله عنه فجرت هناك أمور فذكرناها مبسوطاً، وقد غزاها الملك الكبير  
السعيد محمود بن شنكنكير صاحب بلاد غزنة وما والاها في حدود أربعمائة  
ففعل هنالك أفعالاً مشهورة وأموراً مشكورة وكسر الصنم الأعظم المسمى  
بسومنات وأخذ قلائده وسيوفه ورجع إلى بلاده سالماً غانماً، وقد كان نواب بني  
أمية يقاتلون الأتراك في أقصى بلاد السند والصين. وقهروا ملكهم القال  
الأعظم ومزقوا عساكره واستحوذوا على أمواله وحواصله، وقد وردت  
الأحاديث بذكر صفتهم ونعتهم ولنذكر شيئاً من ذلك على سبيل الإيجاز<sup>30</sup>.

<sup>30</sup> - النهاية في الفتن والملاحم ج 1 ص 3 المؤلف : أبو الفداء إسماعيل بن عمر بن كثير القرشي  
الدمشقي (المتوفى : 774هـ)

اس تفصیل سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان طویل معرکوں میں فیصلہ کن جنگ دو تھیں، ایک پہلی صدی ہجری میں سالار اعظم محمد بن قاسم کی جنگ اور دوسری چوتھی صدی ہجری میں امین الملت سلطان محمود غزنوی کی جنگ، نواب صدیق حسن خان صاحب کا احساس بھی یہی ہے کہ فتح ہندوستان ان دونوں جنگوں کی رہین منت ہے، لکھتے ہیں:

وأما الهند : فقد فتح في عهد الوليد بن عبد الملك على يد محمد بن قاسم الثقفي سنة اثنتين وتسعين الهجرية وبلغت راياته المظلة على الفوج من حدود السند إلى أقصى قنوج سنة خمس وتسعين وبعد ما عاد ولاة الهند إلى أمكنتهم وبقي الحكام من الخلفاء المروانية والعباسية ببلاد السند وقصد السلطان محمود الغزنوي - أواخر المائة الرابعة - غزو الهند وأتى مرارا وغلب وأخذ الغنائم وانتزع السند من الحكام الذين كانوا من قبل القادر بالله بن المقتدر العباسي لكن السلطان محمود لم يقيم بالهند وكان أولاده متصرفين من غزنین إلى لاهور حتى استولى السلطان : معز الدين سام الغوري على غزنین وأتى لاهور وقبض على خسرو - ملك خاتم الملوك الغزنوية - وضبط الهند وجعل دهلي دار الملك سنة تسع وثمانين وخمسمائة هـ ومن هذا التاريخ إلى آخر المائة الثانية عشر كانت ممالك الهند في يد السلاطين الإسلامية<sup>31</sup>

باقی ان سے قبل چھوٹے چھوٹے غزوات نے بھی زمین سازی کا کام کیا اور اس طرح سب کے اشتراک سے غزوة الہند و السند کی پیشین گوئی پوری ہوئی، انہی معرکوں نے سند اور ہند

<sup>31</sup> - أجد العلوم الوشي المرقوم في بيان أحوال العلوم ج 3 ص 213 المؤلف : محمد صدیق حسن خان القنوجي (المتوفى : 1307هـ) الناشر : دار الكتب العلمية - بيروت ، 1978 تحقيق : عبد الجبار زكار عدد الأجزاء : 3 مصدر الكتاب : برنامج الحدث المجاني [ الكتاب مرقم آليا غير موافق للمطبوع ]

کی قسمت کا فیصلہ کیا اور اس ملک کو طاغوت کے تسلط سے آزاد کرایا، ان کے بعد اس ملک میں اسلامی حکومت کے قیام کے لئے مسلمانوں کو کسی بڑی مزاحمت کا سامنا کرنا نہیں پڑا، اور آہستہ آہستہ یہ جنت نظیر ہو گیا اس لئے قدرتی طور پر یہی جنگیں اس حدیث کی مصداق ہیں، اور ان جنگوں کے ساتھ ہی حضور سرور عالم ﷺ کی پیشین گوئی کی تکمیل ہو چکی ہے۔

### متاخر جنگیں پیشین گوئی کا محمل نہیں

اس کے بعد ہونے والی جنگوں کا اس پیشین گوئی سے کوئی تعلق نہیں ہے، وہ ایک الگ پس منظر میں وقوع پذیر ہوئے یا ہونگے، دراصل کسی بھی پیشین گوئی کا تعلق واقعہ سے ہوتا ہے، اور کوئی واقعہ اپنے وجود میں تعدد کا امکان نہیں رکھتا، اس لئے ایک قسم کی ہر جنگ پر اس کا اطلاق درست نہیں ہوگا۔

### آمد حضرت عیسیٰؑ سے غزوة الہند کے زمانی ارتباط کا شبہ

جہاں تک ان روایات کا تعلق ہے جن میں غزوة ہند کے واقعہ کو حضرت عیسیٰ کی آمد سے مربوط بتایا گیا ہے، جیسا کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت میں گذر چکا ہے کہ جب یہ اسلامی لشکر غزوة ہند سے فارغ ہو کر واپس آئے گا تو اس کی ملاقات شام میں حضرت عیسیٰؑ سے ہوگی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غزوة ہند بھی پیش آنا باقی ہے اور اس کا ظہور حضرت عیسیٰ کی تشریف آوری کے ساتھ ہوگا، مگر یہ خیال درست نہیں اس لئے کہ:

☆ اس موضوع کی صحیح ترین روایت حضرت ثوبانؓ کی ہے، اور اس میں صرف دو الگ الگ جماعتوں کا ذکر ہے: ایک اس جماعت کا جو ہندوستان سے جنگ کرے گی، اور دوسری اس جماعت کا جو حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ ہوگی، دونوں کے باہم ارتباط کا اس میں کوئی ذکر نہیں ہے۔



ارتباط کا ذکر حضرت ابو ہریرہؓ کی بعض کمزور روایات میں ہے، جن میں سند کے لحاظ سے کوئی طریق ضعف، غرابت یا انقطاع سے پاک نہیں ہے۔

☆ دراصل مستقبل کے واقعات کے بیان میں چونکہ زمانی تعین نہیں ہوتا، اس لئے کبھی آئندہ پیش آنے والے متعدد واقعات کو جب ایک سلسلہ بیان میں ذکر کیا جاتا ہے، تو بعد کے کسی راوی کو اپنے طور پر ایسا ایہام ہو جاتا ہے کہ گویا سب ایک ہی سلسلے سے مربوط ہوں، اور سب ایک ہی زمانے میں وقوع پذیر ہونے والے ہیں، حالانکہ بعد کے واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے درمیان کوئی زمانی ارتباط نہیں ہے بلکہ صدیوں کے فاصلے ہیں۔

### فتح قسطنطنیہ کی نظیر

اس کی ایک مثال فتح قسطنطنیہ ہے، اس فتح کی پیشین گوئی بھی زبان رسالت مآب ﷺ سے صادر ہوئی تھی، اور وہ برحق ہے، لیکن اس موضوع کی صحیح روایات میں بعض واقعات کو ایک سلسلہ کلام میں ذکر کیا گیا ہے، مثلاً مسلم شریف میں یہ روایت اس طرح آئی ہے:

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- قَالَ « لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ أَوْ بِدَابِقٍ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ فَإِذَا تَصَافَوْا قَالَتِ الرُّومُ خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَّوْنَا مِنَّا نُقَاتِلُهُمْ. فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ لَا وَاللَّهِ لَا نُحَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا. فَيُقَاتِلُونَهُمْ فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللَّهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللَّهِ وَيَفْتَحُ الثُّلُثُ لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَحُونَ قُسْطَنْطِينَةَ فَيَنِمَّا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْعَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوا سُبُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي

أَهْلِيكُمْ. فَيَخْرُجُونَ وَذَلِكَ بَاطِلٌ فَإِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَيْنَمَا هُمْ يُعَدُّونَ  
لِلْقِتَالِ يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عَيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فَأَمَّهُمْ فَإِذَا  
رَأَاهُ عَدُوُّ اللَّهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَأَنْذَابَ حَتَّى يَهْلِكَ  
وَلَكِنْ يَقْتُلُهُ اللَّهُ بِيَدِهِ فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ<sup>32</sup>.

اس میں فتح قسطنطنیہ اور ظہور مسیح دونوں واقعات کا ذکر ہے، اور دونوں کو ایک واقعہ  
کے طور پر بیان نہیں کیا گیا ہے، لیکن غالباً بعد کے کسی راوی نے ان دونوں کو باہم مربوط سمجھ  
لیا، جیسا کہ امام ترمذی نے سند غریب سے حضرت انس بن مالک کا قول نقل کیا ہے کہ قسطنطنیہ  
کی فتح قرب قیامت میں خروج دجال کے وقت ہوگی:

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَتَحَ الْقُسْطَنْطِينِيَّةَ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ قَالَ مَحْمُودٌ  
هَذَا حَدِيثٌ غَرِيبٌ وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةُ هِيَ مَدِينَةُ الرُّومِ تُفْتَحُ عِنْدَ خُرُوجِ الدَّجَالِ  
وَالْقُسْطَنْطِينِيَّةُ قَدْ فُتِحَتْ فِي زَمَانِ بَعْضِ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ<sup>33</sup>  
حالانکہ خود امام ترمذی نے اس پر ریمارک کیا ہے کہ قسطنطنیہ تو بعض صحابہ کے  
زمانے ہی میں فتح ہو چکا تھا، اور تاریخ کی کھلی سچائی یہی ہے کہ صدیوں سے آج تک وہاں اسلامی  
حکومت قائم ہے، جب کہ ابھی خروج دجال کا مرحلہ باقی ہے۔

ایک امکان یہ ہے کہ آخر زمانہ میں بھی یہ صورت حال دوبارہ پیش آئے گی، جو کسی

<sup>32</sup>-الجامع الصحيح المسمى صحيح مسلم ج 8 ص 175 حدیث نمبر : 7460 المؤلف : أبو  
الحسين مسلم بن الحجاج بن مسلم القشيري النيسابوري المحقق : الناشر : دار الجليل بيروت + دار

الأفاق الجديدة - بيروت الطبعة : عدد الأجزاء : ثمانية أجزاء في أربع مجلدات

<sup>33</sup>- الجامع الصحيح سنن الترمذي ج 4 ص 509 حدیث نمبر : 2238 المؤلف : محمد بن عيسى

أبو عيسى الترمذي السلمي الناشر : دار إحياء التراث العربي - بيروت

تحقيق : أحمد محمد شاكر وآخرون عدد الأجزاء : 5 الأحاديث مذيلة بأحكام الألباني عليها

عالمگیر جنگ کا حصہ ہوگی، جیسا کہ بعض روایات میں ذکر ہے کہ سات (۷) مہینے کے اندر تین بڑے واقعات پیش آئیں گے ان میں ایک فتح قسطنطنیہ کا واقعہ ہوگا، علامہ قرطبیؒ لکھتے ہیں:

والحاصل : أن القسطنطينية لا بد من فتحها ، وأن فتحها من أشرار الساعة على ما شهدت به أخبار كثيرة ، منها : ما ذكرناه انفا ، ومنها : ما خزجه الترمذي من حديث معاذ بن جبل عن النث ت قال : "الملحمة العظمى ، وفتح القسطنطينية ، وخروج الذئجال في سبعة أشهر" (1). قال : هذا حديث حسن صحيح ، وفيه عن أنس بن مالك : أن فتح القسطنطينية مع تيام الساعة (2). هكذا رواه موقوفا. قال محمد (3) : هذا حديث غريب ، والقسطنطينية : هي مدينة الروم تفتح عند خروج الذئجال ، والقسطنطينية قد فتحت (4) في زمان بعض أصحاب الغي ت . قلت : وعلى هذا فالفتح الذي يكون مقارنا لخروج الذئجال هو الفتح المراد بهذه الاحاديث ؛ لأنها اليوم بآبدي الروم - دفرهم الله تعالى - والله بتفاصيل هذه الوتائع أعلم<sup>34</sup>

☆ غزوة ہند کے معاملے میں بھی غالباً یہی ہوا ہے، کہ حضور ﷺ نے اپنے بعد دو اہم واقعات کی خبر دی تھی، بعد میں کسی راوی نے شاید اس کو اپنے خیال میں باہم مربوط سمجھ لیا، مگر باہم ارتباط والی کوئی روایت ضعف سے خالی نہیں ہے۔

خروج دجال کے وقت عالمگیر جنگ ہوگی، غزوة الہند نہیں

☆ اسی طرح یہ بھی امکان ہے کہ ظہور عیسیٰ سے قبل بھی کوئی ایسا واقعہ رونما ہو،

<sup>34</sup> - المفہم لما أشکل من تلخیص کتاب مسلم ج 23 ص 90 المؤلف / الشیخ الفقیہ الإمام ، العالم العامل ، الحدیث الحافظ ، بقیة السلف ، أبو العباس أحمد بن الشیخ المرحوم الفقیہ أبو حفص عمر بن إبراهیم الحافظ ، الأنصاری القرطبی ، رحمہ الله وغفر له

اس لئے کہ حضرت عیسیٰ کی آمد ایسے وقت میں ہوگی جب روئے زمین میں ہر طرف افراتفری مچی ہوگی اور دجالی طاقتیں عروج پر ہونگی، عین ممکن ہے کہ ہندستان بھی اس سے متاثر ہوگا، اور اسی کی اصلاح کے لئے اللہ پاک کسی جماعت کو کھڑا کرے گا، بعض روایتوں میں ہے کہ یہ لشکر بیت المقدس سے روانہ ہوگا، اور مشرق و مغرب سب فتح کر لے گا، اور خروج دجال تک اس کا قیام ہندستان میں رہے گا، پھر اس کی واپسی بیت المقدس ہی ہوگی، اور حاصل شدہ مال غنیمت سے بیت المقدس کی تحسین و تزئین کا کام انجام دیا جائے گا، مگر ظاہر ہے کہ یہ خروج دجال کے وقت کے واقعات ہیں، ان کا غزوة الہند سے کوئی تعلق نہیں، اس لئے کہ روایت میں صاف طور پر ذکر ہے کہ یہ لشکر ہندستان ہی نہیں بلکہ شرق و غرب سب پر قبضہ کر لے گا، اور ہندستان میں اپنا پڑاؤ خروج دجال تک رکھے گا، لیکن بعد کے راوی نے اس کو موعودہ غزوة الہند سے جوڑ دیا، حالانکہ اس میں غزوة الہند کا نہیں بلکہ غزوة العالم (یعنی عالمی جنگ) کا ذکر ہے، جو خروج دجال کے وقت متوقع ہے، نعیم بن حماد نے کتاب الفتن میں جو روایت نقل کی ہے وہ شاید اسی خلط پر مبنی ہے، جسے غور کرنے پر محسوس کیا جاسکتا ہے، ملاحظہ کریں:

غزوة الہند - حدثنا الحكم بن نافع عن حدثه عن كعب قال يبعث

ملك في بيت المقدس جيشا إلى الہند فيفتحها فيطئوا أرض الہند ويأخذوا كنوزها فيصيره ذلك الملك حلية لبيت المقدس ويقدم عليه ذلك الجيش بملوك الہند مغلليين ويفتح له ما بين المشرق والمغرب ويكون مقامهم في الہند إلى خروج الدجال.

حدثنا بقیة بن الوليد عن صفوان عن بعض المشيخة عن أبي هريرة

رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وذكر الہند فقال (ليغزون الہند لكم جيش يفتح اللہ عليهم حتى يأتوا بملوكهم مغلليين بالسلاسل

يغفر الله ذنوبهم فينصرفون حين ينصرفون فيجدون ابن مريم بالشام). قال أبو هريرة إن أنا أدركت تلك الغزوة بعث كل طرف لي وتالد وغزوتها فإذا فتح الله علينا وانصرفنا فأنا أبو هريرة المخرر يقدم الشام فيجد فيها عيسى بن مريم فلأحرصن أن أدنوا منه فأخبره أبي قد صحبتك يا رسول الله قال فتبسم رسول الله صلى الله عليه وسلم وضحك ثم قال (هيهات هيهات).

حدثنا هشيم عن سيار أبي الحكم عن جبر بن عبيدة عن أبي هريرة رضى الله عنه قال وعدنا رسول الله صلى الله عليه وسلم غزوة الهند فإن أدركتها أنفقت فيها نفسي ومالي فإن استشهدت كنت من أفضل الشهداء وإن رجعت فأنا أبو هريرة المخرر.

حدثنا الوليد بن مسلم عن جراح عن أرطاة قال على يدي ذلك الخليفة اليماني الذي يفتح القسطنطينية ورومية على يديه يخرج الدجال وفي زمانه يتزل عيسى بن مريم عليه السلام على يديه تكون غزوة الهند وهو من بني هاشم غزوة الهند التي قال فيها أبو هريرة.

حدثنا الوليد ثنا صفوان بن عمرو عن حدثه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال (يغزو قوم من أمتي الهند يفتح الله عليهم حتى يأتوا بملوك الهند مغلولين في السلاسل فيغفر الله لهم ذنوبهم فينصرفون إلى الشام فيجدون عيسى بن مريم عليه السلام بالشام)<sup>35</sup>.

غرض صحیح ترین روایات میں جس غزوة الہند کی پیشین گوئی کی گئی ہے تاریخی حقائق کے مطابق وہ پیشین گوئی صدیوں قبل پوری ہو چکی ہے، آئندہ قرب قیامت میں پیش آنے والے فتنوں اور ہنگاموں سے غزوة الہند کا کوئی تعلق نہیں ہے، باقی حقیقت حال کا علم اللہ پاک

<sup>35</sup>-الفتن ج ۱ ص 251 المؤلف : أبو عبد الله نعيم بن حماد بن معاوية المروزي (المتوفى : 228هـ)

کو ہے، ہذا ما ظہر لی واللہ اعلم بالصواب و علمہ اتم و احکم

اختر امام عادل قاسمی

جامعہ ربانی منور و اشرف بہار

۱۳ / ذی الحجہ ۱۴۴۱ھ مطابق ۳ / اگست ۲۰۲۰ء